خَیرُکُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ
تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے
(الحدیث)

1999

قرآنی قاعدہ

برائے جماعتِ سوّم

امانت دیانت صداقت شرافت
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جُملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ محفوظ ہیں

تیار کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
منظور کردہ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور
نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس
یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مؤلفین

مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم۔ سید مرتضیٰ حسین فاضل مرحوم

نظرِ ثانی

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ مولانا جواد حسین
مولانا شبیہ الحسنین محمدی۔ مولانا محمد بخش مسلم مرحوم۔ بیگم زہرا زیدی

نگران

حافظ محمد اقبال، شہزاد محمود علی

بے آؤٹ
فنی معاونت

شاہنواز

آرٹ ورک

چغتائی

ٹائٹل

محمد حفیظ

خطاط

جمیل قریشی تنویر رقم مرحوم

پروسیسنگ

نثار آرٹ پریس

ناشر

کُتب خانہ انجمن حمایتِ اسلام، لاہور

طابع

حمایتِ اسلام پریس، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

حکُومتِ پاکستان نے قومی تعلیمی پالیسی مُرتّب کرکے جو مُدبّرانہ فیصلہ کِیا، اُس کے مُطابِق اِسلامیّات/ دینیّات کے نِصاب اور مقاصِد کے تعیّن کی غرض سے عُلمائے کرام اور ماہرِین تعلیم کے کئی مُشترکہ اجلاس اسلام آباد میں مُنعقد ہُوئے۔ غور وخوض اور بحث وتمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ نِصاب میں اِس بات کا خاص طَور پر خیال رکھّا جائے کہ اِس سے طلَبہ میں اِسلامی جذبہ اُبھرے اور اللہ اور رسُولؐ کی محبّت پَیدا ہو۔ اِسلامی سیرت کی تشکِیل میں مدد مِلے اور وطنِ عزیز سے اُلفت پَیدا ہو جائے اور فرض شناسی اور اِنسان دوستی پر مبنی ایسا معاشرہ تشکِیل پائے، جس پر ہم فخر کرسکیں۔

اِن کتابوں کی تالیف میں آسان زبان اور بچّوں کی نفسیّات کو ملحُوظ رکھنے کے علاوہ مذکُورہ بالا مَقاصِد کو خُصُوصیّت سے اہمیّت دی گئی ہے۔

مُؤلّفین

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر

پیش لفظ 1

1- قرآنِ مجید :

ناظرہ : پہلا پارہ -
حِفظ : اَلْفَاتِحَہ ، اَلْعَصر ، اَلْکَوْثَر ، اَلنَّصر ، اَلْاِخلاص
(ا) قرآنی قاعدہ 3
(ب) آدابِ تلاوت 27

نوٹ : چُونکہ ناظِرہ اور حِفظ والا حِصّہ شامِل نِصاب ہے ، اِس لِیے اَساتِذۂ کرام قرآنی قاعدہ پڑھانے کے بَعد پہلا پارہ ناظِرہ پڑھائیں اور مذکورہ بالا سُورتیں بھی حِفظ کرائیں -

2- نماز :

نماز کے اَوقات 29

3- سِیرۃُ النّبیؐ :

حضُورؐ کی وِلادت کے وقت مُعاشرے کی حالَت 30
وِلادتِ باسَعادَت 31
حُضُورؐ کا حُلیۂ مبارک اور حُضورؐ کی پرورِش 32

4- اَخلاقیّات :

۱- دُوسروں کی چیز پُوچھ کر اِستعمال کرنا 34
۲- جھُوٹ بولنا گُناہ ہے - 35
۳- اچھّا برتاؤ کرنا 35
۴- چُغلی سے پرہیز 36
۵- مِل جُل کر کام کرنا 37
۶- دِل لگا کر کام کرنا 38
۷- حلال کمائی 39

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

- قرآن مجید عربی زبان میں ہے اور عربی زبان کے کُل ۲۸ حرف ہیں ۔ اِن حرفوں کو ''حُرُوفِ ہجا'' کہتے ہیں ۔
- عربی میں حرفوں کی آواز ہے : الف با تا ثا جیم حا ....
- جن حرفوں پر نُقطے نہ ہوں، اُنھیں ''حُرُوفِ مُہمَلہ'' کہتے ہیں اور جن حرفوں پر نُقطے ہوں، اُنھیں ''حروفِ مُعْجمہ'' کہتے ہیں ۔

عَرَبِی حُرُوف ہجا

ا (ء) ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك/ک

ل م ن و ہ ی

حُرُوف کی مُختلِف شکلیں

اصلی شکل	اِبتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ا	ا	ـا	ـا
ب	بـ	ـبـ	ـب
ت	تـ	ـتـ	ـت
ث	ثـ	ـثـ	ـث
ج	جـ	ـجـ	ـج
ح	حـ	ـحـ	ـح
خ	خـ	ـخـ	ـخ
د	د	ـد	ـد
ذ	ذ	ـذ	ـذ
ڑ - ر	ڑ - ر	ـر	ـر
ژ - ز	ژ - ز	ـز	ـز
س	سـ	ـسـ	ـس
ش	شـ	ـشـ	ـش
ص	صـ	ـصـ	ـص
ض	ضـ	ـضـ	ـض
ط	ط	ـط	ـط

ظ ع غ ف ق ك - ک ل م - م ن و ہ - ھ ی

ظ عـ غـ فـ قـ کـ لـ مـ نـ و ھـ یـ

ـظـ ـعـ ـغـ ـفـ ـقـ ـکـ ـلـ ـمـ ـنـ ـو ـھـ - ـہـ ـیـ

ـظ ـع ـغ ـف ـق ـك - ـک ـل ـم - ـم ـن ـو ـہ - ـه ـی

مِلا کر لِکھنے کی مُختلِف شکلیں

اصل	بقر	جبل	حمل	فرح
هتك	ضرب	غلط	فقط	ظفر
عوض	خدم	شکل	کسر	ملك
غمص	عیب	ثوب	نهض	ثمر

نوٹ : اَساتِذہ بچّوں سے صِرف حُرُوف کی شناخت کرائیں۔

حَرَکات

ـَـ	ـِـ	ـُـ

زبر، زیر اور پیش کو حَرَکت کہتے ہیں اور سب کو حَرَکات اور جس حرف پر ـَـ ـِـ ـُـ کا نشان ہو، اُس حرف کو مُتَحَرِّک کہتے ہیں۔ زبر کو فَتْحَہ، زیر کو کَسْرَہ اور پیش کو ضَمَّہ بھی کہتے ہیں۔ ہر حَرَکت کی آواز دھیان میں رکھنی چاہیے۔

فَتْحَہ یا زَبَر ـَـ

مُفْرد آواز

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ
سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ
قَ كَ لَ مَ نَ وَ هَ یَ ۞

مُرَکَّب آواز

اَبَتَ عَطَسَ فَتَحَ غَزَلَ غَلَطَ
نَصَرَ مَنَعَ قَرَضَ هَلَكَ غَرَقَ

كَسْرَہ یا زیر ـِـ

مُفْرد آواز

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ
سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ
قِ كِ لِ مِ نِ وِ هِ یِ ۞

مُرَکَّب آواز

رَضِیَ مَزِقَ عَلِمَ رَغِبَ رَحِمَ
قَدِمَ حَسِبَ سَمِعَ عَمِقَ شَرِبَ

ضمّہ یا پیش ـُـ

مُفرد آواز

اُ بُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ
سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ
قُ كُ لُ مُ نُ وُ ہُ یُ

مُرکّب آواز

عُلِمَ نُصِرَ شُكِرَ حُمِدَ اُسِرَ
طُعِمَ عُزِلَ خُدِمَ مُنِعَ قُبِلَ

سکون یا جزم ـْـ

یہ ـْـ نشان سکون یا جزم کہلاتا ہے۔ جس حرف پر یہ نشان ہو، اُسے ساکن کہتے ہیں۔ ساکن حرف سے پہلے حرف پر زبر، زیر یا پیش ہوتا ہے اور ساکن حرف مُتحرّک سے مل کر آواز دیتا ہے۔

اَوْ اَمْ اَنْ اَلْ اِذْ اِنْ
عُدْ مِنْ قُمْ كُنْ لَمْ كَمْ
خَلَتْ لَهُمْ لَدُنْ اَخِیْ لِمَنْ بِمَنْ
یَدْعُوْ یَفْعَلُ یُرْحَمُ یَكْتُبُ اِرْحَمْ اِنْعَمْ
اَنْعَمْتَ اَكْرَمْتَ خَلْفَهُمْ بَیْنَكُمْ عَلَیْهِمْ

تَنوِین

دو زبر، دو زیر یا دو پیش ایک جگہ ہوں، تو تنوین کہلاتے ہیں۔ تنوین والے حرف کی آواز ایک حرکت والے حرف اور ساکن نُون سے مل کر بنتی ہے۔ جیسے اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ

دو زبر والے حرف کے بعد اگر ا اور ی آجائے، تو یہ دونوں حرف آواز نہیں دیں گے۔ جیسے :

عَدْوًا = عَدْوَنْ اور اَذًی = اَذَنْ

دو زبر ـً

عَيْنًا	قَهْرًا	شَهْرًا	بَيْتًا	بَابًا
حَامِدًا	زَوْجًا	قَلَمًا	بَقَرًا	زَيْدًا
مُنِيْرًا	قَمَرًا	مُؤْمِنًا	كَافِرًا	صَالِحًا
شِفَآءً	سَمَآءً	ضِيَآءً	مَسَآءً	شَمْسًا

دو زیر ـٍ

وَزْنٍ	مَوْجٍ	عَقْلٍ	وَقْتٍ	كَرَمٍ	اِبِلٍ
يَوْمٍ	لَيْلٍ	عَرْشٍ	نَاصِرٍ	اَرْضٍ	
فَاطِرٍ	فَوْتٍ	صَوْتٍ	مَالِكٍ	قَادِرٍ	

دو پیش ـــُـــ

اَبَدٌ صَمَدٌ فَرْدٌ اَمْرٌ اَمِیْنٌ یَسَارٌ
یَمِیْنٌ صَبُوْرٌ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ قَدِیْرٌ
رَحِیْمٌ صَلْصَالٌ قُرْاٰنٌ سُلْطَانٌ قُرْبَانٌ

تنوین کی مخلوط آوازیں

طَبْعًا فَوْجٍ عِلْمٌ مَرْحُوْمًا
کُفُوًا اَحَدٌ طُغْیَانًا کَبِیْرًا خَیْرًا کَثِیْرًا
رِزْقٌ کَرِیْمٌ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یَوْمٍ عَظِیْمٍ
لَیَالٍ عَشْرٍ حَلِیْمًا غَفُوْرًا خَیْرٌ عُقْبًا
سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

حُرُوفِ مَدَّہ

یہ تین ہیں : ا ، و ، ی

۱- اَلِفِ مَدّہ : وہ الف ہے، جو اعراب سے خالی ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے مَا ، ھَا ۔

نوٹ : جب الف پر زبر، زیر، پیش یا جزم آجائے، تو اُس وقت اسے ہمزہ کہتے ہیں۔ جیسے أَ إِ أُ أْ ۔ ہمزہ جھٹکا دے کر پڑھا جاتا ہے اور حلق سے نکالا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر ہمزہ کی جگہ الف لکھّا ہوتا ہے، جو قرآنِ کریم کے مُروّجہ رسمُ الخط کے مُطابق دُرست ہے۔ ویسے بھی ہمزہ لکھنے کا کوئی ایک طریقہ نہیں۔ یہ مُختلف مقامات پر مُختلف طریقوں سے لکھّا جاتا ہے۔

۲- واوِ مدّہ : جب واو ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ جیسے قُوْلُوْا ، تُوْبُوْا ۔

۳- یاءِ مدّہ : جب یاء ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر زیر ہو۔ جیسے قِیْ ، لِیْ ۔

اَلِفِ مَدّہ ـَـا

مَا	هَا	ذَا	بَا	تَا	زَادَ	دَارَ
مَالَ	اَلَا	كَانَا	قَالَا	لَنَا	شَهِدْنَا	عَلَيْنَا
عَلِمْنَا	زِلْزَالَهَا		اَمْثَالُهَا		اَخْبَارَهَا	

واوِ مدّہ ـُـوْ

نُوْرٌ	صَبُوْرٌ	اُوْفِ	سُوْقَ
قَالُوْا	كَانُوْا	اُصُوْلُ	قَبُوْلُ
كُوْنُوْا	قُوْلُوْا	تُوْبُوْا	صَبَرُوْا

حَسِبُوْا يُوْلَدُ يُوْقَدُ
قُلُوْبِهِمْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
يُوْرَثُ عَمِلُوْا يُوْعَدُ رَسُوْلٌ

یاءِ مدّہ ـِـ ی

اِیْ بِیْ فِیْ قِیْ لِیْ نِیْ بَاقِیْ
عَالِیْ مَالِیْ فَانِیْ تُنْجِیْ تَهْدِیْ تَغْلِیْ تُمْلِیْ
اَخِیْ تَرْمِیْ قَلْبِیْ تَهْتَدِیْ

مخلوط آوازیں مدّات کی پہچان

مَالِكٌ قِیْ لِیْ فِیْ حَیَاتِیْ
هِیَ عَصَایَ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ
قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا
اُوْتِیْتُمْ قَلِیْلًا

کھڑا زبر

ـٰا

قرآنِ مجید میں سادہ زبَر (فتحہ) کے علاوہ زبر کی ایک صُورت یہ بھی ہے۔ جیسے اٰ، بٰ۔ اسے کھڑا زبر کہتے ہیں۔
جب الف کی آواز کو لمبا کرنا ہو، تو ـٰ کا نشان بناتے اور حرف کو لمبی آواز سے پڑھتے ہیں۔ جیسے آخر، آدم۔
بس یہی آواز ـٰا کھڑے زبر کی ہے۔

اٰتِ	اٰنِ	اٰلِ	اٰیِ	طٰہٰ
ذٰلِكَ	سَلٰمٌ	اِلٰهٌ	كِتٰبٌ	اٰدَمُ
مٰلِكٌ	هٰذَا	وَقٰهُمْ	اِسْحٰقَ	اِسْمٰعِيْلَ
	سُبْحٰنَ	رَحْمٰنُ	فٰكِهِيْنَ	

الفِ مقصورہ

ـٰا ی

قرآنِ مجید میں کہیں کہیں کھڑے زبر والے حرف کے بعد ایک ی لکھ دیتے ہیں، جو پڑھنے میں نہیں آتی۔ ایسے کھڑے زبر کو الفِ مقصورہ کہتے ہیں۔

اٰذٰی	اَعْطٰی	مَوْلٰی	اَهْدٰی	بُشْرٰی	كُبْرٰی
حُسْنٰی	عُقْبٰی	مُوْسٰی	عِيْسٰی	اِصْطَفٰی	كَفٰی
	اَعْمٰی	نَادٰی	مُهْتَدٰی	مُنْتَهٰی	

کھڑا زیر

ـِٖ

قرآنِ مجید میں عموماً ہ کے نیچے کھڑا زیر لکھا جاتا ہے ۔ اس صورت میں ہ کی آواز ھِی ہوگی۔

ہٖ بِہٖ هٰذِہٖ فَضْلِہٖ قَوْمِہٖ رُسُلِہٖ

كُتُبِہٖ اٰيٰتِہٖ اِبْرٰهٖمَ بِكَرَمِہٖ

اُلٹا پیش

ـٗ

اس نشان کو اُلٹا پیش کہتے ہیں۔ جس حرف پر یہ نشان ہوگا، اُس کی آواز میں واؤ شامل ہوگی۔ جیسے ہٗ = ھُو

ہٗ لَہٗ عَبْدُہٗ عِنْدَہٗ غَيْرُہٗ رَسُوْلُہٗ

وٗ دَاوٗدَ يَسْتَوٗنَ يَلْوٗنَ

مخلوط آوازیں

اٰتِنَا مِنْ فَضْلِكَ اَعْطٰهُ رِزْقَهٗ سُبْحٰنَهٗ مَلٰٓئِكَتِهٖ

خٰلِدِيْنَ سَمٰوٰتٌ يَحْيٰى سُلَيْمٰنَ

حُرُوفِ لِیْن

واو اور یاء ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو، تو اُس واو اور یاء کی آواز نرم ہو جاتی ہے، اِس لیے ایسے واو اور ی کو حُرُوفِ لین کہتے ہیں۔ جیسے دَوْرٌ ، بَیْتٌ ۔

واوِ لین ۔ وْ

اَوْ ضَوْ لَوْ

سَوْفَ خَوْفَ یَوْمٌ قَوْمٌ حَوْلَ قَوْلٌ

اَوْثَانٌ اَوْطَانٌ اَوْهَامٌ اَوْتَادٌ

یائے لین ۔ یْ

اَیْ کَیْ لَیْ حَیْ شَیْ بَیْ

غَیْ رَیْ اَیْنَ کَیْفَ لَیْسَ حَیْثُ

شَیْءٌ بَیْتٌ خَیْرٌ رَیْبٌ

مخلوط آوازیں

لَیْتَ قَوْمُ بَیْتُ اَوْلَادٍ حَوْلَ اَوْطَانٍ

اَیْنَ اَوْهَامُکُمْ لَا رَیْبَ فِیْهِ لَیْسَ خَوْفٌ

مَدِّ مُتّصِل اور مَدِّ مُنفصِل

مَدّ کے معنی ہیں "کھینچنا"۔ جس حرف پر مَدّ آتا ہے، اُس کی آواز کو کھینچ کر پڑھتے ہیں ۔ اگر حُرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ یا حرکت والا الِف ہو اور کلمہ بھی ایک ہو، تو اسے زیادہ کھینچ کر پڑھتے ہیں اور اُس کی آواز تین الِف بلکہ چار الِف کے برابر لمبی کی جاتی ہے ۔ اِس کی علامت حرفِ مدّہ کے اُوپر یُوں ~ لکھی جاتی ہے ، جیسے مَدِّ مُتّصِل کہتے ہیں ۔

جب حرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ تو ہو، مگر کلمہ ایک نہ ہو، تو اُنھیں بھی عام حالت سے دو گُنا لمبا پڑھا جاتا ہے اور اُن پر یہ علامت ~ لکھی جاتی ہے، جسے مَدِّ مُنفَصِل کہتے ہیں ۔

مَدِّ مُتّصِل

سَمَآءُ سَوَآءٌ مَآءُ جَآءَ عَطَآءٍ

رَجَآءً بَلَآءٌ وَرَآءَ صَفْرَآءُ

حَدَآئِقَ اُولٰٓئِكَ اِسْرَآءِيْلَ

مَدِّ مُنفصِل

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ يٰٓاٰدَمُ ۔ قَالُوْٓا

اَتَجْعَلُ فِيْهَا ۔ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ ۔ اَوْحَيْنَآ اِلٰى

نُوْحٍ ۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ

اِلٰٓى اَجَلٍ ۔ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۔ اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا

شد ـّـ

ایک قسم کے دو حرف ایک ساتھ آجائیں (اِنْ نَ) تو ایک پر شد کا نشان ـّـ بنا کر اُس حرف کو دو مرتبہ پڑھتے ہیں
جیسے اِنْ نَ = اِنَّ یا جَلْ لَ = جَلَّ۔ جس حرف پر شد کا نشان ـّـ بنا ہو، اُسے حرفِ مُشَدَّد کہا جاتا ہے۔

اَنَّ ظَنَّ اَلَّا اِلَّا حَجَّ مَكَّةُ

فَجٌّ نَبِىٌّ جَنَّةٌ عِفَّةٌ حَبَّةٍ عِلَّةٌ

لٰكِنَّ لَعَلَّ اَلَّذِىْ اَلَّذِيْنَ يُسَبِّحُ

نُقَدِّسُ غَفَّارٌ سَتَّارٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ

مُرکّب کلمات

فَجٍّ عَمِيْقٍ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

مِنَ الْمُتَّقِيْنَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ

شد کے بعد شد

کبھی ایک ہی لفظ میں دو حرفوں پر شدّ ہوتا ہے۔ جیسے مَكْ كِىْ ىٌ = مَكِّىٌّ میں كْ اور ى پر شد ہے۔ اِس صُورت کو شد بعد شد کہتے ہیں۔

رِبِّىٌّ اُمِّىٌّ ذُرِّيَّةً مُزَّمِّلُ زَيَّنَّا لِيَذَّكَّرُوْا

مُرکّب کلمات

رَبُّ السَّمٰوٰتِ مَسَّ النَّاسَ مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَ الرَّزَّاقُ زَيَّنَّا السَّمَآءَ

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ مِنَ الطَّيِّبٰتِ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

تَنوِین کے بعد شَد

جب کسی شد وَالے حرف سے پہلے حرف پر تنوین ہو، تو اس تنوین کے بجائے صِرف ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھا جائے گا۔ مثلاً "رِزْقًا لِّلْعِبَادِ" میں اگر ہم تنوین پڑھیں گے، تو اِس کی آواز "رِزْقَنْ" ہوگی، لیکن چونکہ اِس کے بعد شد ہے، اِس لیے "رِزْقَنْ" کے بجائے "رِزْقَلْ" پڑھا جائے گا۔ گویا نُون کی آواز ساقط ہو جائے گی۔ آواز میں یہ تبدیلی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب تنوین کے بعد ی، ر، م، ل، و، ن میں سے کوئی مُشدّد حرف آئے۔

لِکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	غَفُوْرُ رَّحِيْمٌ
رِزْقًا لِّلْعِبَادِ	رِزْقَ لِّلْعِبَادِ
مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ	مَوْعِظَةَ لِّلْمُتَّقِيْنَ
ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ	ظُلُمٰتِ لَّا يُبْصِرُوْنَ

اگر تشدید والا حرف م، ن، و یا ی ہو، تو نُونِ تنوین کی آواز نُونِ غنّہ کی طرح ادا کی جائے گی۔ جیسے

لِکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	قَوْمُ مِّنْ قَوْمٍ
وَكُلًّا نَّقُصُّ	وَكُلَّ نَّقُصُّ
شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ	شُعَيْبَ وَّالَّذِيْنَ
طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	طٰٓئِرِ يَّطِيْرُ

اِدْغَام

● اِدغام کے معنی ہیں "دو حرفوں کو آپس میں ایک کر دینا"۔ اس قسم کے حُرُوف ہم مخرج ہوتے ہیں۔ یعنی ایسے حُرُوف جو مُنہ کے کسی ایک حصّے سے ادا ہوتے ہیں یا قریب المخرج، جو مُنہ کے اُن حصّوں سے ادا ہوتے ہیں، جو پاس پاس واقع ہوں۔ ادغام کو ظاہر کرنے کے لیے اس حرف پر علامتِ تشدید ّ لگا دی جاتی ہے۔

۲ اِدغام میں پہلا حرف ساکن اور دُوسرا حرکت والا ہوتا ہے۔ جو حرف ساکن ہوتا ہے، اُس کی آواز ادا نہیں کی جاتی، بلکہ وُہ حرکت والے حرف کی آواز اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً "مِنْ رَّبٍّ" کو "مِرْ رَبٍّ" پڑھا جائے گا۔ گویا "نْ" کی آواز ادا نہیں کی جائے گی۔

۳ اگر حرفِ ساکن "ن" ہو اور "و" یا "ی" سے پہلے آئے، تو وہاں اس کی آواز نُون غُنّہ کی ہوتی ہے۔ مثلاً "مِنْ وَّلِيٍّ" کو "مِنْوْ وَلِيٍّ" پڑھا جائے گا۔

مِنْ نُّوْرٍ	مِنْ مَّآءٍ	مِنْ رَّبِّهِمْ	مِنْ رَّبٍّ
قُلْ لَّآ	مَنْ لَّآ	مِنْ نَّبِيٍّ	مِنْ وَّلِيٍّ
مَهَّدْتُّ	اَحَطْتُّ	كِدْتَّ	قُلْ رَّبِّيْ
اِذْ ظَّلَمُوْا	لَكُمْ مَّا	عَبَدْتُّمْ	عَبَدْتَّ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ		هَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ	اَنْ لَّيْسَ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْ اِبْرٰهِيْمَ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ

شمسی اور قمری حُرُوف

شمسی حُرُوف چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ ان سے پہلے جب ال بڑھایا جاتا ہے، تو ل کی آواز ادا نہیں کی جاتی، جیسے اَلشَّمْسُ = اَشَّمْسُ

اَلتُّرَابُ	اَلثَّوْرُ	اَلدَّارُ	اَلذَّيْلُ	اَلرَّجُلُ
اَلزَّيْتُوْنُ	اَلسَّبِيْلُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلصَّبُوْرُ	اَلضِّيَاءُ
اَلطُّلُوْعُ	اَلظُّهُوْرُ	اَللَّيْلُ	اَلنَّهَارُ	

قمری حُرُوف بھی چودہ ہیں: ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ك، م، و، ہ، ی۔ ان سے پہلے ال بڑھایا جاتا ہے، تو ل کی آواز ادا کی جاتی ہے۔ جیسے اَلْقَمَرُ کو اَلْ قَمَرُ

اَلْاَرْضُ	اَلْبَابُ	اَلْجَمَلُ	اَلْحَمْدُ	اَلْخَيْرُ
اَلْعِلْمُ	اَلْغَيْبُ	اَلْفَقِيْرُ	اَلْقَدَمُ	اَلْكَنْزُ
اَلْمَرَضُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْهَادِىْ	اَلْيَوْمُ	

مخلوط سبق

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ ۔ وَالضُّحٰى
وَالَّيْلِ[1] اِذَا سَجٰى ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الْكٰفِرُوْنَ

[1] قرآن مجید میں اَللَّيْلُ کو اَلَّيْلُ لکھا جاتا ہے۔

نون کو میم سے بدلنا

جب ساکن نُون یا تنوین کے بعد حرف ب آئے تو اِس نُون کی آواز میم کی آواز ہو جاتی ہے اور اسے ظاہر کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی م لکھ دیتے ہیں ۔ مثلاً مِنْۢ بَعْدِیْ کی آواز مِنْۢ بَعْدِیْ (مِمْ بَعْدِیْ) ہونا چاہیے ۔

مِنْۢ بَعْدِیْ ذَنْۢبٌ سُنْۢبُلَۃٌ مِنْۢبَرٌ

اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ

یَنْۢبُوْعًا اَنْۢبِئُوْنِیْ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ

سَابِقٌۢ بِالْخَیْرَاتِ اَبَدًۢا اَبِمَا کَافِرٍۢ بِہٖ

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا قَالَ یٰاٰدَمُ اَنْۢبِئْہُمْ

نُونِ قُطنی

قُرآنِ مجید میں کبھی کبھی آخری حرف کی تنوین کے بعد ساکن حرف آتا ہے ۔ اِس حرف کو مِلانے کے لیے تنوین کی ایک حرکت کو زیر والے ن سے بدل دیتے ہیں اور یہ نُون تنوین والے حرف اور ساکن حرف کے درمیان (نِ) لکھ دیتے ہیں ۔ یہ نُون " نُونِ قُطنی " کہلاتا ہے ۔ جیسے خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ ۔ اِسے خَیْرَ نِلْوَصِیَّۃُ پڑھتے ہیں ۔ ایسے ہی عَلِیْمُ نِ الَّذِیْ کو عَلِیْمُ نِلَّذِیْ پڑھا جائے گا ۔

شَدِیْدُ نِ الَّذِیْ ۔ شِیْبَا نِ السَّمَآءُ ۔ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ ۔ اِنَّ اللّٰہَ

لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ نِ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ

وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۔ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ

الْمُسْتَقَرُّ ۝ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۝

17-32

قرآنی رسمُ الخط

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قرآنِ مجید میں بعض حرف لکھے جاتے ہیں، لیکن بولے نہیں جاتے۔ یہاں اِن الفاظ کی فہرست دی جاتی ہے، جن میں ایسے حُرُوف موجود ہیں۔ قرآنِ مجید پڑھتے وقت ان حُرُوف کا خیال رکھیے۔ جو حُرُوف بولنے میں نہیں آتے، اُن پر یہ نشان × لگا دیا گیا ہے۔

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سُورۃ	آیت
۱	اَنَاْ	اَنَ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲	اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ	اَوْيَعْفُوَلَّذِىْ	۲	۲۳۷
۳	اَفَاْئِنْ مَّاتَ	اَفَئِنْ مَّاتَ	۳	۱۴۴
۴	لَاْ اِلَى اللّٰهِ	لَاِ اللّٰهِ	۳	۱۵۸
۵	مَلَاْئِهٖ	مَلَئِهٖ	۷	۱۰۳
۶	لَاْ اَوْضَعُوْا	لَااَوْضَعُوْ	۹	۴۷
۷	مَلَاْئِهِمْ	مَلَئِهِمْ	۱۰	۸۳
۸	ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	۱۱	۶۸
۹	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ	۱۳	۳۰
۱۰	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	۱۸	۱۴
۱۱	لِشَاْىْءٍ	لِشَىْءٍ	۱۸	۲۳

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۱۲	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	۱۸	۳۸
۱۳	لَاۡاَذۡبَحَنَّهٗ	لَاَذۡبَحَنَّهٗ	۲۷	۲۱
۱۴	لِيَرۡبُوَاۡ	لِيَرۡبُوَ	۳۰	۳۹
۱۵	بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا	بِللّٰهِ الظُّنُوۡنَ	۳۳	۱۰
۱۶	اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا	اَطَعۡنَ رَّسُوۡلَ	۳۳	۶۶
۱۷	فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِيۡلَا	فَاَضَلُّوۡنَ سَّبِيۡلَ	۳۳	۶۷
۱۸	لَاۡاِلَى الۡجَحِيۡمِ	لَاِلَلۡجَحِيۡمِ	۳۷	۶۸
۱۹	لِيَبۡلُوَاۡ	لِيَبۡلُوَ	۴۷	۴
۲۰	نَبۡلُوَاۡ	نَبۡلُوَ	۴۷	۳۱
۲۱	فَانۡفُذُوۡاۡ	فَنۡفُذُوۡ	۵۵	۳۳
۲۲	لَاۡاَنۡتُمۡ	لَاَنۡتُمۡ	۵۹	۱۳
۲۳	سَلٰسِلَاۡ	سَلٰسِلَ	۷۶	۴
۲۴	قَوَارِيۡرَاۡ	قَوَارِيۡرَ	۷۶	۱۵،۱۶
۲۵	كَانُوۡاۡ	كَانُوۡ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۶	قَالُوۡاۡ	قَالُوۡ	؎	؎ ؎

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۲۷	فَاْدْعُ	فَدْعُ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۸	صَلٰوْتُكَ	صَلٰتُكَ	〃 〃	〃
۲۹	اٰتُوْا الزَّكٰوةَ	اٰتُزَّكَاةَ	〃 〃	〃
۳۰	اُوْلُوْا الْاَرْحَامِ	اُلُلْاَرْحَامِ	〃 〃	〃
۳۱	اُوْلِى الْاَمْرِ	اُلِلْاَمْرِ	〃 〃	〃
۳۲	عَلٰى - مَتٰى	عَلَا - مَتَا	〃 〃	〃
۳۳	اِلٰى	اِلَا	〃 〃	〃
۳۴	هُدًى	هُدً	〃 〃	〃
۳۵	يُجْبٰى	يُجْبَا	〃 〃	〃
۳۶	عَلَى الْاَرْضِ	عَلَلْ اَرْضِ	〃 〃	〃
۳۷	عَلَى اسْتِحْيَآءٍ	عَلَسْتِحْيَآءٍ	〃 〃	〃
۳۸	اِلَى الصَّلٰوةِ	اِلَصَّلَاةِ	〃 〃	〃
۳۹	هَوٰىهُ	هَوَاهُ	〃 〃	〃
۴۰	مَوْلٰىنَا	مَوْلَنَا	〃 〃	〃
۴۱	نَرٰىكَ	نَرَاكَ	〃 〃	〃

حُرُوفِ مُقَطَّعَات

قُرآنِ مجید کی کُچھ سُورتوں کے شرُوع میں نیچے لِکھّے ہُوئے حُرُوف موجُود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۴ ہے۔ یہ حُرُوف "حُرُوفِ مُقطّعات" کہلاتے ہیں۔ اِن کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک حرف کا نام علیحدہ علیحدہ لیا جائے۔ مثلاً الٓمّٓ کو الف لاؔم مِیّمٓ پڑھا جائے گا۔

شُمار	حُرُوفِ مُقطّعات	تَلفُّظ	سُورۃ نمبر	آیت نمبر
۱	صٓ	صَآدْ	۳۸	۱
۲	قٓ	قَآفْ	۵۰	۱
۳	نٓ	نُوْنْ	۶۸	۱
۴	طٰهٰ	طَا هَا	۲۰	۱
۵	طٰسٓ	طَا سِیْنْ	۲۷	۱
۶	یٰسٓ	یَا سِیْنْ	۳۶	۱
۷	حٰمٓ	حَا مِیْمْ	۴۰	۱
۸	الٓمّٓ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ	۲	۱
۹	الٓرٰ	اَلِفْ لَآمْ رَا	۱۰	۱
۱۰	طٰسٓمّٓ	طَا سِیْمِّیْمْ	۲۶	۱
۱۱	عٓسٓقٓ	عَیْنْ سِیْنْ قَآفْ	۴۲	۲
۱۲	الٓمّٓصٓ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ صَآدْ	۷	۱
۱۳	الٓمّٓرٰ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ رَا	۱۳	۱
۱۴	کٓهٰیٰعٓصٓ	کَآفْ هَا یَا عَیْنْ صَآدْ	۱۹	۱

رُمُوزِ اوقاف

قرآنِ مجید کی تلاوت میں مُختلف مقامات پر اشارے دِیے ہُوئے ہیں کہ تلاوت کے دَوران میں کہاں رُکنا چاہیے۔ اِنھیں "رُمُوزِ اوقاف" کہتے ہیں۔ ایسے مشہُور اشارے ذیل میں درج ہیں:۔

۱	○	وَقفِ تَامّ	ضرُور ٹھہرنا چاہیے۔ آیت ختم ہوگئی۔
۲	م۔م	وَقفِ لَازِم	ضرُور ٹھہرنا چاہیے۔
۳	ط	وَقفِ مُطلَق	یہاں بھی ٹھہرنا چاہیے۔
۴	ج	وَقفِ جَائِز	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
۵	ز۔ز	وَقفِ مُجَوَّز	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۶	ص	وَقفِ مُرَخَّص	مِلا کر پڑھنا چاہیے۔
۷	ق	قِیلَ عَلَیہِ الوَقفُ	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۸	لا لا	لَا وَقفَ عَلَیہِ	یہاں نہ ٹھہرنا بہُت بہتر ہے۔
۹	قِف	یُوقَفُ عَلَیہِ	ٹھہرنا بہتر ہے۔
۱۰	صل	قَد یُوصَلُ	ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔
۱۱	صلے	اَلوَصلُ اَولٰی	بہتر ہے کہ نہ ٹھہریں۔
۱۲	∴ ∴	مُعَانَقَۃ	جب ایسے نقطے کِسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد آئیں تو کسی ایک جگہ ٹھہریں اور دُوسری جگہ نہ ٹھہریں۔
۱۳	ك	كَذٰلِكَ	جو اِشارہ پہلے تھا، وُہی اِس جگہ ہے۔
۱۴	سجدہ	سَجدَہ	آیت تمام کر کے سجدہ کرنا چاہیے۔

سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۖ ۚ ‏(١)

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ ‏(٢)

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ

شَهۡرٍ ؕ‏ (٣) تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ

فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ ‏(٤)

سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ (٥)

اَساتذہ رُموزِ اوقاف کے مُطابق بچّوں کو یہ سُورت پڑھائیں ۔

آدابِ تِلاوَت

قُرآنِ پاک عام کِتابوں کی طرح نہیں - یہ اللہ تعالیٰ کی سب کِتابوں کا نچوڑ ہے - یہ اللہ تعالیٰ کی کِتاب ہے اور سب کِتابوں سے بہتر ہے - ہم سب مُسلمان اس پر ایمان رکھتے ہیں - ہمیں چاہیے کہ روزانہ اس کو پڑھیں - اِس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہُت ثواب مِلتا ہے - اس میں ہمیں نیکی بدی کی ساری باتیں بتائی گئی ہیں -

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اِس کے ایک ایک حَرف پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب مِلتا ہے - اِس کا مَطلَب یِہ ہے کہ اگر ہم سُورۂ بقرہ کا پہلا لفظ الٓمّٓ پڑھیں، تو چُونکہ "الِف" ایک حَرف ہے "لام" دُوسرا حرف ہے اور "میم" تیسرا، اِس لِیے ہمیں اِس ایک لفظ کے پڑھنے پر پُوری تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا -

سوچنے کی بات یِہ ہے کہ اگر ہم شوق سے سارا قُرآن شریف پڑھیں گے تو ہمیں کِتنی ڈھیر ساری نیکیاں مِلیں گی اور اللہ تعالیٰ الگ خُوش ہوگا - قرآن پڑھنا اور دُوسروں کو پڑھانا بڑے ثواب کا کام ہے - ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، "تم مُسلمانوں میں بہترین شخص وُہ ہے، جو خُود قُرآن پڑھے اور دُوسروں کو بھی اِس کی تعلیم دے -"

قرآنِ شریف کو پڑھتے وقت اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے :

۱ ہمارا جسم ، لباس اور وہ جگہ، جہاں ہم قرآن پڑھیں ، پاک ہونے چاہییں۔ قرآنِ شریف پڑھنے سے پہلے وضو کرنا چاہیے ۔

۲ قرآنِ شریف پڑھنے سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ اور بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھیں۔

۳ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں ۔

۴ جب قرآنِ شریف پڑھا جائے، تو خاموش ہو جائیں اور غور سے سُنیں ۔

۵ قرآنِ شریف کو رحل پر یا کسی اُونچی چیز پر رکھ کر پڑھیں ۔ ہاتھوں پر اُٹھا کر بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

۶ پڑھتے وقت اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کریں ۔

قرآنِ شریف اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے، جو چودہ سَو برس سے مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے ۔ لاکھوں اور کروڑوں مسلمان ہر روز اِسے پڑھتے اور ثواب حاصل کرتے ہیں ۔

نماز اور اُس کے اَوقات

اُس اللہ کا ہمیں شُکر اَدا کرنا چاہیے، جس نے ہمیں پیدا کیا۔ جس نے ہمیں ماں باپ جیسی نِعمت دی اور کھانے پینے کی تمام اچھّی اچھّی چیزیں بخشیں۔ آؤ، ہم نماز پڑھ کر اُس کی نِعمتوں کا شُکر کرنا سیکھیں۔ نماز پڑھنے کے بڑے فائدے ہیں۔ نماز کی وجہ سے ہم صاف سُتھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ چاق و چوبند اور چوکس رہتے ہیں۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ بُری صُحبت سے بچے رہتے ہیں اور نیک لوگوں سے میل جول بڑھاتے ہیں۔

جس طرح روزانہ سُورج صُبح سویرے وقت پر نِکلتا ہے، مَوسم اپنے وقت پر آتے جاتے ہیں، ٹھیک اِسی طرح نماز پڑھنے کا بھی وقت مُقرّر ہے۔

نمازیں دِن اور رات میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہیں۔ اِن کے نام یہ ہیں: فجر، ظُہر، عَصر، مَغرِب اور عِشاء۔

فجر کا وَقت	پَو پھٹنے سے سُورج نِکلنے سے ذرا پہلے تک رہتا ہے۔
ظُہر کا وَقت	دِن کے ڈھلنے سے عَصر کی نماز سے پہلے تک باقی رہتا ہے۔
عَصر کا وَقت	دِن کے آخری حصّے میں سُورج ڈُوبنے سے پہلے تک باقی رہتا ہے۔
مَغرِب کا وقت	اُس وَقت شرُوع ہوتا ہے، جب سُورج غرُوب ہو جاتا ہے۔
عشاء کا وقت	مغرب کے بعد شروع ہو جاتا ہے' اور رات گئے تک رہتا ہے

نماز کا پورا پورا ثواب اس وقت ملتا ہے' جب ہم اسے ہر روز پابندی کے ساتھ پڑھیں۔

سیرت النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

ولادت کے وقت معاشرے کی حالت

ہمارے رسولِ پاک، صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، جب پیدا ہوئے، اُس وقت ساری دُنیا میں جہالت کا اَندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ کہیں بھی کوئی قوم پُوری طرح اُس خُدا کا نام نہیں لیتی تھی، جس نے زمین کا فرش ہمارے پاؤں تلے بچھایا، جس نے یہ خُوب صُورت آسمان پیدا کیا اور ہمارے لیے اَناج اور طرح طرح کے پھل اُگائے۔ سب جگہ بُتوں کی پُوجا ہوتی تھی۔ یہ تو دُنیا کا حال تھا، اور عرب تو خُدا کو بالکُل ہی بھُولے ہُوئے تھے۔ وُہ بہُت سے خاندانوں اور قبیلوں میں بَٹے ہُوئے تھے اور ہر خاندان اور قبیلہ اپنا اپنا الگ بُت رکھتا تھا، جیسے کبھی پتّھر کو تراش کر بناتے اور کبھی لکڑی کو چیر کر۔ آٹے کے بنے ہُوئے بُت بھی اُن میں پائے جاتے تھے۔ اُن سب کو وُہ خُدا کے بجائے سَچ مُچ کے خُدا سمجھے بَیٹھے تھے۔

وُہ اُن جھُوٹے خُداؤں کی پُوجا کرتے، اُن کے سامنے جُھکتے اور سجدہ کرتے اور اُن پر بڑے بڑے چڑھاوے چڑھاتے۔ اُن کو اِتنی سی بات کی بھی خبر نہ تھی کہ پُوجا تو اُس خُدا کی ہونی چاہیے، جو سب کا مالِک ہے، جو سب کو روزی دیتا ہے

اور سب کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے ۔ یہ پتھر، لکڑی اور آٹے کے بُت بھلا اِنسان کے کیا کام آ سکتے ہیں ۔ عربوں میں بُتوں کی پُوجا کے علاوہ اور بھی خرابیاں تھیں۔ یہ آپس میں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ۔ ایک دفعہ دو قبیلوں میں لڑائی ہو جاتی، تو برسوں جاری رہتی اور ایسا بھی ہُوا کہ لڑائی لمبی ہو گئی اور چالیس چالیس سال اِسی میں گزر گئے ۔ عربوں کو جوئے کی عادت بھی تھی ۔ حالانکہ جوا ایک بہت بُری بات ہے یہ انسان کو نکمّا بنا دیتا ہے ۔ اُسے محنت کیے بغیر دولت حاصل ہونے کی جھوٹی اُمید دِلاتا ہے ۔ اِس لیے اسلام نے جوئے کو حرام قرار دِیا ہے ۔ وہ ایک دُوسرے پر اِلزام بھی دَھرتے اور اپنے دُشمنوں کو بُرے بُرے ناموں سے بھی یاد کرتے ۔ جھوٹ بولنے اور چُغلی کھانے کو کوئی بُرائی نہ سمجھتے ۔ گھر میں اگر لڑکی پَیدا ہوتی، تو خُوش ہونے کے بجائے نفرت ظاہر کرتے ۔

وِلادَت

اللہ کے پیارے نبی حضرتِ مُحمّد، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ، مکّے میں خاندانِ قُریش کی ایک شاخ بنُو ہاشِم کے گھرانے میں پَیدا ہُوئے ۔ یہ رَبِیعُ الاَوّل کا مَہینہ اور صُبحِ صادِق کا وَقت تھا ۔ آپؐ جس سال پَیدا ہُوئے، اُسے "عامُ الفِیل" کہتے ہیں ۔ "عام" کے معنی "سال" اور "فِیل" کے معنی "ہاتھی" کے ہیں ۔ اِس کو "عامُ الفِیل" اِس وجہ سے کہتے ہیں کہ اِس سال ایک بادشاہ (اَبرَہہ) نے

ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ کعبے پر حملہ کیا تھا۔ اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت خود کی اور اِس حملے کو ناکام بنا دیا۔ قریش کا قبیلہ، جس میں آنحضرتؐ پیدا ہوئے تھے، عربوں میں بڑی عزّت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

آپؐ کا حُلیۂ مُبارک

اللہ کے پیارے نبی حضرتِ محمّد، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، کا چہرۂ مُبارک بہت پیارا تھا۔ درمیانہ قد، نہ بہت لمبا نہ بہت چھوٹا۔ سینہ کُشادہ، چہرہ روشن، رنگ سُرخ اور سفید، بال عُمدہ، ماتھا چوڑا، آنکھیں بڑی بڑی، جن میں سُرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ دانت ایسے سفید اور چمکتے ہوئے جیسے موتی۔ صِحّت بہت اچھّی۔ گویا کہ آپؐ بے حد خُوب صُورت تھے۔

آنحضرتؐ کی پرورِش

آنحضرت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، دُنیا میں تشریف لائے، تو آپؐ کے والدِ ماجد، حضرتِ عَبْدُ اللہ، انتقال فرما چکے تھے، اِس لیے آپؐ کے دادا، حضرتِ عَبْدُ المُطَّلِب، آپؐ کو خانۂ کعبہ میں لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کیا، دُعائیں مانگیں اور پوتا پیدا ہونے کی خُوشی میں قُریش کو کھانا کھلایا اور آپؐ کا نام "مُحَمَّد" رکھا، جو پہلے کسی بچّے کا نام نہیں تھا۔ عرب کے اچھّے گھرانوں میں رواج تھا کہ بچّوں کو پرورِش کی خاطر دایہ کو دے دیتے، جو اُن کو شہر سے دُور صاف سُتھرے دیہات میں لے جاتیں اور وہاں رکھ کر اچھّی طرح اُن کی دیکھ بھال کرتیں۔

اِس رواج کے مُطابق جنابِ عَبدُالمُطّلِب نے آپؐ کو حضرتِ حلیمہؓ کے سُپرد کر دیا، جو بہت نیک بی بی تھیں ۔ لوگوں کی نظر میں جو بچّے دیہات میں رہ کر پرورِش پاتے، اُن کو دو فائدے پہنچتے ۔ ایک تو وُہ توانا اور تندرُست ہوتے، دُوسرے اچھّی طرح عرَبی زبان سیکھ لیتے، کیونکہ اُن دِنوں اچھّی اور خالِص عرَبی زُبان وُہ لوگ بولتے تھے، جو شہر سے دُور خیموں میں رہتے تھے ۔

جب آپؐ کی عُمر چار برَس کی ہُوئی، تو حضرتِ حلیمہؓ آپؐ کو واپس لائیں اب آپؐ اپنی والدۂ ماجدہ کے پاس رہنے لگے ۔ آپؐ کی عُمر ابھی چھے برَس ہی کی تھی کہ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ کا اِنتقال ہو گیا اور جب آپؐ آٹھ برَس کے ہُوئے تو دادا بھی اللہ کو پیارے ہو گئے ۔ اُس وَقت آنحضرتؐ کے چچا ابُوطالب نے آپؐ کی پرورِش کا ذِمّہ لیا اور آپؐ اُنھی کی شفقت کے سائے میں پَلے اور جوان ہُوئے اور آگے چل کر ساری دُنیا کے یتیموں اور غریبوں کے والی اور ہمدرد بنے ۔

اَخلاقیّات

۱۔ دُوسروں کی چیز پُوچھ کر اِستعمال کرنا

گھر میں بہن بھائی اکٹھے رَہتے ہیں ۔سب کی چیزیں اپنی اپنی جگہ رکھّی رہتی ہیں، مگر کُچھ بچّے شرارتیں کرتے ہیں اور ایک دُوسرے کی چیزیں پُوچھے بغیر اُٹھا لیتے ہیں۔ بھائی جان ہمیشہ کہتے ہیں، کسی کی چیز نہ اُٹھایا کرو اور جو چیز جہاں رکھّی ہو، وہاں سے نہ ہٹاؤ، کیونکہ کام کرتے وَقت پریشانی ہوتی ہے، مگر اکثر بچّے خیال نہیں کرتے۔ سکُول جاتے ہیں، تو وہاں بھی یِہی ہوتا ہے ۔ کوئی کسی کی کاپی اُٹھا لیتا ہے، کوئی کتاب چھُپا لیتا ہے۔ ایک کہتا ہے، ماسٹر صاحِب! میرا قلم کھو گیا۔ دُوسرا پکارتا ہے، جناب! میری کتاب گُم ہو گئی۔ یہ دیکھیے، اِس کے پاس ہے۔ اِس پر میرا نام لکھّا ہے، بغیر پُوچھے اُٹھا لی ہے اور مَیں اِدھر اُدھر ڈھونڈتا رہا۔ ماسٹر صاحِب وُہ کتاب اُسے دِلوا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، بچّو! دُوسروں کی چیز بغیر پُوچھے نہ اُٹھایا کرو۔ جو چیز جہاں سے لو، وہاں رَکھّو تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ پُوچھے بغیر لوگوں کی چیزیں اُٹھانا چوری ہے۔ چوری بہُت بڑا گُناہ ہے۔ دُنیا میں چور کو سب بُرا سمجھتے ہیں، اِس لیے چوری سے بچو۔ اگر گری پڑی کوئی چیز کہیں سے ملے، تو اُس کے مالک کو پہُنچاؤ۔ اچھّے بچّے کبھی بھی کسی کی کوئی چیز اِجازت کے بغیر اِستعمال نہیں کرتے۔

۲۔ جھوٹ بولنا گُناہ ہے

آج صُبح جماعَت میں سب لڑکیاں حاضِر تھیں۔ اُستانی جی بہُت خُوش ہُوئیں۔ اُستانی جی نے ایک لڑکی سے گھَر کا کام دِکھانے کو کہا۔ اُس لڑکی نے کھڑے ہو کر کہا "اُستانی جی! مَیں بیمار تھی، اِس لِیے سکُول کا کام نہ کر سکی"۔ اُس کے برابر بَیٹھی ہُوئی دُوسری لڑکی بولی "جی، یَہ کل اِس کے گھَر گئی تھی۔ ہم دونوں دِن بھَر ساتھ کھیلتی رہیں۔ یہ جھُوٹ بولتی ہے"۔ یہ سُن کر سب لڑکیاں ہنس پڑیں۔ اُستانی جی نے کہا، "دیکھو، جھُوٹ بولنے سے اِس کی کِتنی ذِلّت ہُوئی۔ پھر اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔ قُرآنِ مجید میں جھُوٹے کو بہُت بُرا کہا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی نے فرمایا ہے کہ مُسلمان جھُوٹ نہیں بول سکتا۔ جھُوٹے کی بات پر کوئی یقِین نہیں کرتا۔ جھُوٹ بولنے والے کی اپنے ساتھیوں میں کوئی عِزّت نہیں رہتی پھِر جھُوٹ بولنے کی ضرُورَت ہی کیا ہے۔ سچ بولنے سے خُدا بھی خُوش ہوتا ہے اور عِزّت بھی بڑھتی ہے"۔

سب لڑکیاں اُستانی جی کی باتیں سُن کر مان گئیں کہ سچ بولنے میں عِزّت ہے اور اُس لڑکی نے کہا، "مَیں اب ہمیشہ سچ بولُوں گی"۔

۳۔ اچھّا برتاؤ کرنا

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پَیدا کیا۔ مَحبّت کرنے والے ماں باپ دِیے۔ ہمارے چھوٹے بڑے بہن بھائی ہیں۔ ہم بہن بھائی مِل جُل کر رہتے ہیں۔ سکُول میں ہمارے اُستاد بہُت مہربان ہیں۔ سب لڑکے بھائی بھائی ہیں اور لڑکیاں آپس میں بہنیں ہیں۔ پڑھنے میں ایک دُوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دُوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ کِسی کا دِل نہیں دُکھاتے۔ کھیلنے میں کِسی کو نہیں ستاتے۔

ہم مُسلمان ہیں ۔مُسلمان اپنی زبان اور ہاتھ سے کِسی کو دُکھ نہیں دیتا ۔میل محبّت سے رہنا اچھّی عادت ہے ۔میل جول سے دوستی بڑھتی ہے۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے ۔پڑھنے میں دِل لگتا ہے ۔جماعت میں کام کرنے کو جی چاہتا ہے ۔گھر میں ہنسی خُوشی رہتی ہے ۔وقت بیکار نہیں جاتا۔ سکُول ہو یا گھر، آدمی مِل جُل کر رہے، اِتحاد، اِتّفاق سے رہے، تو بڑی عزّت حاصل کرتا ہے ۔ جو دُوسروں سے اچھّا برتاؤ کرے گا، وُہی اچھّا مُسلمان کہلائے گا ۔ہم سچّے مُسلمان اور اچھّے پاکستانی ہیں ۔ہم اپنے بڑوں، چھوٹوں، گھر والوں، محلّے والوں اور سکُول کے ساتھیوں کے ساتھ اچھّا برتاؤ کرتے ہیں ۔ ہمارے دِین کی بھی یہی تعلیم ہے ۔

۴۔ چُغلی سے پرہیز

چُغلی بہت بُری عادت ہے۔ اللہ اِسے پسند نہیں کرتا ۔چُغلی کھانے کا مطلب ہے دُوسروں کی بُرائی کرنا ۔ اسد اور ولی ہم جماعت اور دوست تھے ۔ دونوں کے گھر بھی پاس پاس تھے ۔مِل کر کھیلتے، کام کرتے، پڑھتے اور ایک دُوسرے کی مدد کرتے تھے ۔اکبر بھی اُنھی کی جماعت میں پڑھتا تھا ۔

ایک دِن اسد اور اکبر میں جھگڑا ہُوا اور دونوں ایک دُوسرے سے ناراض ہو گئے۔ چھُٹّی ہُوئی، تو اکبر، مُنوّر کے ساتھ اُس کے گھر چلا گیا اور اسد اپنے گھر۔

دُوسرے دِن جب سکُول آئے ۔جماعت میں کام شرُوع ہُوا، تو ماسٹر صاحِب نے کہا، ''ہمیشہ وقت پر سکُول آؤ۔ چھُٹّی ہو، تو سیدھے گھر جاؤ ۔دیر میں پُہنچو گے، تو ماں باپ پریشان ہوں گے''۔ اسد بول اُٹھّا، ''ماسٹر صاحِب! اکبر سکُول سے گھر نہیں جاتا، وُہ کل مُنوّر کے ہاں گیا تھا''۔ ولی نے ٹوکا اور کہا ''چُغلی سے کیا فائِدہ؟'' ماسٹر صاحِب نے دونوں کی بات سُن کر

اکبر کو بُلایا اور سمجھایا ۔ ولی کو شاباش دی اور اسد کو پاس بُلا کر بڑے پیار سے سمجھایا کہ چُغلی کھانا بُری عادت ہے ۔ خُدا اور رسُولؐ کو یہ بات پسند نہیں ۔ اچھّے بچّوں کو اِس بُری عادت سے دُور رہنا چاہیے ۔ اسد شرمِندہ ہُوا ۔ اُس نے وَعدہ کِیا کہ آیندہ کبھی چُغلی نہ کھائے گا ۔ اُس نے اکبر سے بھی مُعافی مانگ لی ۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے "چُغلی کھانے والا جنّت میں نہیں جا سکتا" بھلا کون ہوگا، جو چُغلی کھا کر خُدا اور رسُولؐ کو ناراض کرنا پسند کرے گا! اِس بُری عادت سے دُور رہنا بہتر ہے ۔

۵ ۔ مِل جُل کر کام کرنا

مِل جُل کر کھیلنا سب کو اچھّا لگتا ہے ۔ گھر کے لوگ جب مِل کر دسترخوان پر بیٹھتے ہیں اور ساتھ کھانا کھاتے ہیں، تو کِتنے اچھّے لگتے ہیں ۔ جماعت میں سب لڑکے اِکٹھے پڑھتے ہیں ۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے، تو دُوسرا اُسے دُرُست کر دیتا ہے ۔ ماسٹر صاحب سب کو دِل لگا کر پڑھاتے ہیں ۔ ہم سب اُن کے شاگرد ہیں ۔ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ ایک دُوسرے کی اچھّی عادتیں سیکھتے ہیں اور مِل جُل کر کام کرتے ہیں ۔ اگر کوئی پڑھائی میں کمزور ہوتا ہے، تو قابِل ساتھیوں کی مَدد سے لائق بن جاتا ہے ۔

ہَل چلانا، بیج بونا، پانی دینا، فصل کی رَکھوالی ایک آدمی کے بس کی بات نہیں ۔ ایک آدمی یہ کام کرے، تو بالکُل تھک جائے اور کام بھی پُورا نہ ہو ۔ اگر دو چار آدمی مِل کر کام کریں، تو سب کا دِل لگا رہے اور کام بھی اچھّا ہو ۔ جب "بچّے"، بُوڑھے اور جوان مِل کر کھیت کاٹتے ہیں، تو جنگل میں منگل ہو جاتا ہے ۔ کیسی چہل پہل ہوتی ہے ۔ محنت

کا پھل پا کر سب بوریاں بھرتے ہیں ۔ گھروں اور بازاروں میں لاتے ہیں ۔ کیا کیا خوشیاں مناتے ہیں ۔ یہ سب مِل جُل کر کام کرنے کی برکت ہے ۔ جماعت سے نماز پڑھنے کا بھی اِسی لیے ثواب زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کا مِلنا جُلنا پسند کرتا ہے اور ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی آپس میں مِلنے جُلنے کو رحمت فرمایا ہے ۔

٦ ۔ دِل لگا کر کام کرنا

جمیل روزانہ صُبح سویرے اُٹھتا ہے ۔ ماں باپ، بہن بھائیوں کو سَلام کرتا ہے۔ ہاتھ مُنہ دھوتا ہے ۔ وُضُو کر کے نماز ادا کرتا ہے ۔ ناشتہ کر کے سکُول کی تیّاری کرتا ہے۔ گھر کا کام دیکھتا اور بستے کا سب سامان ٹھیک کر کے وَقت پر سکُول جاتا ہے ۔ وُہ غَیرحاضِر نہیں ہوتا ۔ اپنا سبق دِل لگا کر پڑھتا ہے ۔ ماسٹر صاحِب جو کُچھ بتاتے ہیں، اُسے یاد رکھتا ہے ۔ جو کام مِلتا ہے، اُسے دِل لگا کر کرتا ہے ۔ روز کا کام روز پُورا کرتا ہے ۔ ماسٹر صاحِب جمیل کو روزانہ شاباش دیتے ہیں ۔

سعیدہ، جمیل کی بہن ہے ۔ سعیدہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے ۔ وُہ اپنی سہیلیوں کی طرح صاف سُتھری رہتی ہے ۔ جماعت کی سب لڑکیاں کھانے کے وَقت کھانا کھاتی کھیل کے وَقت کھیلتی اور کام کے وقت دِل لگا کر کام کرتی ہیں ۔ اُن کی صَفائی اور وَقت کی پابندی سے سب خُوش ہیں ۔ سعیدہ کی جماعت سکُول میں مشہُور ہے ۔ سعیدہ اگرچہ غریب گھر کی لڑکی ہے، مگر محنت کی عادی ہے ۔ دِل لگا کر کام کرنا اُس کی عادت ہے ۔ ماں باپ، دادا دادی اور اُستانی سب سعیدہ سے پیار کرتے ہیں ۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام دِل لگا کر کریں تاکہ سب ہم سے پیار کریں ۔

۷۔ حلال کمائی

ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ایک انصاری رُسول اللہ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلّم کی خدمت میں آیا اور بھیک مانگنے لگا۔ حضور پاکؐ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلّم نے پُوچھا کیا تمھارے گھر میں کوئی چیز نہیں۔ اُس نے جواب دِیا ہاں بس ایک کمبل ہے۔ جس کا کچھ حصّہ ہم نیچے بچھا لیتے ہیں اور کچھ حصّہ اُوپر اُوڑھ لیتے ہیں۔ اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ حضورِ اکرم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلّم نے فرمایا جاؤ یہ دونوں چیزیں لے آؤ۔ وُہ لے آیا تو حضورِ پاکؐ نے یہ کمبل اور پیالہ اُس سے لیے اور (لوگوں سے) پُوچھا انھیں کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں ایک درہم میں لیتا ہوں حضورؐ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ ایک اور آدمی نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں۔ آپؐ نے اُس سے دو درہم لے کر اُس انصاری کو دیئے اور فرمایا اِس میں سے ایک درہم کا اناج خرید کر گھر والوں کے لیے ڈال آؤ اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ۔ وُہ کلہاڑی لے آیا تو آپؐ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اُس میں دستہ ٹھونکا اور فرمایا جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو اور پندرہ دِن تک میں تمھیں یہاں نہ دیکھوں، وُہ چلا گیا اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتا رہا پھر (جب پندرہ دِن بعد) وُہ آیا تو اُس کے پاس دس درہم جمع ہو گئے تھے جن سے اُس نے کپڑا اور غلّہ خریدا۔ رُسول اکرم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلّم نے فرمایا یہ (محنت کی کمائی) تیرے لیے اِس بات سے بہتر ہے کہ تو بھیک مانگتا پھرے۔ اور اِس کی وجہ سے تیرے چہرے پر ذِلت اور رسوائی کا داغ ہو۔

اِس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تندرست انسان کے لیے صحیح اور حلال روزی وہی ہوسکتی ہے جو وُہ محنت سے کمائے۔ اِس لیے ہمارے پیارے نبی حضرتِ محمّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ "انسان کے لیے سب سے بہتر کھانا وُہ ہے جو اُس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کر حاصل کیا ہو۔ اور اللہ کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلام (اگرچہ ایک بہُت بڑے بادشاہ تھے پھر بھی وُہ) اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھایا کرتے تھے۔"

ہمیں بھی چاہیئے کہ دل لگا کر خوُب محنت سے تعلیم حاصل کریں تاکہ بڑے ہو کر عزت کے ساتھ حلال روزی کمانے کے قابِل ہو جائیں۔

مشق

1- قرآن شریف کو پڑھتے وقت کن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے؟

2- رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت عرب میں معاشرے کی کیا حالت تھی؟

3- عام الفیل سے کیا مراد ہے؟

4- چغلی اور جھوٹ کے خلاف اسلام نے کیا کہا ہے؟

5- حلال کمائی کے کیا فائدے ہیں؟

6- حروف مقطعات سے کیا مراد ہے۔ تین مثالیں دیں۔

7- الف مقصورہ کی پانچ مثالیں لکھیے۔

8- فرض نمازوں کے اوقات لکھیے۔

کتب خانہ انجمن حمایتِ اسلام، لاہور

کتاب بہترین ساتھی ہے • اس سے پیار کیجیے • اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ وطالبات کے لئے معیاری اور سستی نصابی کتب مہیا کرتا ہے۔ ان کتب کی تیاری ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی کی جاتی ہے تاکہ بچوں میں تخلیقی صلاحتیں اجاگر ہوں۔ کچھ ناشرین ایسی کتب شائع کرتے ہیں جن میں سوالاً جواباً مختصر ترین مواد ہوتا ہے۔ ان کتب میں ٹیسٹ پیپرز، گائیڈز، خلاصہ جات وغیرہ شامل ہیں۔ ایسی کتب کو رٹ لینے سے طلبہ وطالبات امتحان تو شاید پاس کرلیں مگر ان کی ذہنی تربیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ ایسے بچے اعلیٰ پیشہ ورانہ اداروں میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ محترم والدین، اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ وطالبات سے گزارش ہے کہ وہ کسی قسم کی غیر معیاری کتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں اور اگر کوئی فرد انھیں اس سلسلے میں مجبور کرے تو وہ فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

جماعت سوم کے لیے صرف درج ذیل کتب ہی وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان اور محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ اِن کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے شائع کیا ہے اور اِن پر نیچے دیا گیا بورڈ کا خاص نشان موجود ہے۔

جماعت سوم کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کتب یہ ہیں:

1- میری کتاب
2- عملی ریاضی
3- معاشرتی علوم (متعلقہ ضلع)
4- سائنس
5- اِنگلش سٹیپ-III-
6- قرآنی قاعدہ

میجر (ریٹائرڈ) اِقبال احمد

چیئرمین

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ،

21-ای-II- گلبرگ-3، لاہور۔

ہدایت برائے اساتذہ: طلبہ کو پہلا پارہ ناظرہ پڑھائیں۔ سورۃ الفاتحہ، العصر، الکوثر، النصر اور الاخلاص حفظ کرائیں۔

جملہ حقوق بحقِ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔
منظور کردہ: قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر گائیڈ بکس خلاصہ جات نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　　قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

سیریل نمبر 28342

کوڈ نمبر G.17

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
مارچ 1999ء	دوئم	ہشتم	40,000	8.95